

سخت جھوٹ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو۔ اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ دشمنی نہ رکھو۔ بے رخی نہ برتو۔ جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب اجتنبوا کثیر من الظن حدیث نمبر: 5606)

FD-10

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

روزنامہ

الفصل

Web: <http://www.alfazl.org>
Email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 20 نومبر 2008ء 21 ذیقعد 1429 ہجری 20 نوبت 1387 ہش جلد 58-93 نمبر 266

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ

تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 28 نومبر 2008ء سے تا اطلاع ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ پاکستانی وقت کے مطابق دوپہر 12:45 پر براہ راست نشر کیا جائے گا۔ براہ مہربانی تمام احباب اس سے استفادہ کریں۔ (نظارت اشاعت)

یتامیٰ کی خبر گیری

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں: یتامیٰ کی خبر گیری قومی طور پر کسی جماعت میں پائی جائے تو وہ جماعت کبھی مٹ نہیں سکتی۔ (تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ: 567)

دار الضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عید کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہش مند ہوں وہ اپنی رقم تفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔
قربانی بکرا - 7000/- روپے
قربانی حصہ گائے - 3500/- روپے
(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

گاڑی برائے فروخت

ایک عدد گاڑی Toyota Corolla 2.0D ڈیزل ماڈل 2002ء سفید رنگ اچھی حالت میں جماعتی ادارہ کے زیر استعمال فروخت کرنا مقصود ہے۔ خواہشمند احباب حسب ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔
03333-6713023 (مظفر احمد قمر)

ارشادات عالیہ حضرت بابائی سلسلہ احمدیہ

دو قوتیں انسان کو منجر بہ جنون کر دیتی ہیں۔ ایک بدظنی اور ایک غضب جبکہ افراط تک پہنچ جاویں۔ ایک شخص کا حال سنا کہ وہ نماز پڑھا کرتا تھا کہ اول ابتدا جنون کی اس طرح سے شروع ہوئی کہ اسے نماز کی نیت کرنے میں شبہ پیدا ہونے لگا اور جب پیچھے اس امام کے کہا کرے تو امام کی طرف انگلی اٹھا دیا کرے۔ پھر اس کی تسلی اس سے نہ ہوتی تو امام کے جسم کو ہاتھ لگا کر کہا کرے کہ ”پیچھے اس امام کے“ پھر اور ترقی ہوئی تو ایک دن امام کو دھکا دے کر کہا کہ ”پیچھے اس امام کے“۔

(ملفوظات جلد سوم ص 404)

پس لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے۔

چند روز سے جو مستورات میں وعظ کا سلسلہ جاری ہے ایک روز یہ ذکر آ گیا کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں اور بہشت کے آٹھ۔ اس کا کیا سر ہے تو یک دفعہ ہی میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ اصول جرائم بھی سات ہی ہیں اور نیکیوں کے اصول بھی سات۔ بہشت کا جو آٹھواں دروازہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کا دروازہ ہے۔

دوزخ کے سات دروازوں کے جو اصول جرائم سات ہیں ان میں سے ایک بدظنی ہے۔ بدظنی کے ذریعہ

بھی انسان ہلاک ہوتا ہے اور تمام باطل پرست بدظنی سے گمراہ ہوئے ہیں۔ (ملفوظات جلد سوم ص 386)

ساری عزتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ دیکھو بہت سے ابرار اخیار دنیا میں گزرے ہیں۔ اگر وہ دنیا دار

ہوتے تو ان کے گزارے ادنیٰ درجہ کے ہوتے کوئی ان کو پوچھتا بھی نہ۔ مگر وہ خدا کے لئے ہوئے اور خدا ساری

دنیا کو ان کی طرف کھینچ لایا۔ خدا تعالیٰ پر سچا یقین رکھو اور بدظنی نہ کرو۔ جب اس کی بدبختی سے خدا پر بدظنی ہوتی

ہے تو پھر نہ نماز درست ہوتی ہے نہ روزہ نہ صدقات۔ بدظنی ایمان کے درخت کو نشوونما ہونے نہیں دیتی بلکہ

(ملفوظات جلد سوم ص 64)

ایمان کا درخت یقین سے بڑھتا ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

21 نومبر 2008ء

- 1-35 am ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل خبریں
2-10 am ترجمہ القرآن
3-30 am صدسالہ خلافت پروگرام
4-00 am گلشن وقف نو
5-00 am تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-05 am المائدہ
6-30 am لقاء مع العرب
7-45 am دورہ حضور انور
8-10 am صدسالہ خلافت جو بلی پروگرام
8-55 am ترجمہ القرآن
10-00 am مشاعرہ
11-10 am تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-15 pm گلشن وقف نو
1-05 pm فریج سروس
1-30 pm سراینیکی سروس
2-10 pm اردو ملاقات
3-15 pm انڈونیشین سروس
4-15 pm سیرت صحابہ رسول ﷺ
5-00 pm تلاوت، خبریں
6-00 pm خطبہ جمعہ براہ راست
7-15 pm درس حدیث
7-25 pm بنگلہ سروس
8-30 pm سیرت صحابہ رسول ﷺ
9-05 pm خطبہ جمعہ دوبارہ ٹیلی کاسٹ
10-25 pm سپاٹ لائیٹ
11-00 pm فریج پروگرام
11-30 pm عربی سروس

22 نومبر 2008ء

- 1-35 am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-10 am خطبہ جمعہ
2-55 am اردو ملاقات
5-00 am تلاوت، درس حدیث ایم۔ٹی۔اے
اے جماعتی خبریں
6-05 am فریج سروس
6-30 am لقاء مع العرب
7-35 am خطبہ جمعہ
8-50 am سپاٹ لائیٹ
9-20 am سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
11-00 am تلاوت، درس حدیث، خبریں

- 12-00 pm گلشن وقف نو
12-30 pm سپاٹ لائیٹ
1-30 pm خطبہ جمعہ
2-25 pm آرٹ کلاس
3-00 pm انڈونیشین سروس
4-00 pm فریج سروس
5-00 pm تلاوت، ایم۔ٹی۔اے بین
الاقوامی خبریں
5-55 pm بنگلہ سروس
7-00 pm انتخاب سخن
8-00 pm گلشن وقف نو
9-00 pm مشاعرہ
10-00 pm سوال و جواب
11-00 pm ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
11-30 pm عربی سروس

23 نومبر 2008ء

- 1-30 am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-00 am گلشن وقف نو
3-00 am سپاٹ لائیٹ
3-45 am آرٹ کلاس
5-00 am تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 am سپاٹ لائیٹ
6-25 am لقاء مع العرب
7-30 am مشاعرہ
8-30 am خطبہ جمعہ
9-30 am سوال و جواب
10-30 am آرٹ کلاس
11-00 am تلاوت، ہماری تعلیم، خبریں
12-00 pm گلشن وقف نو
1-05 pm وزٹ ٹو فریم ہاؤس
1-40 pm عربی سیکھنے
2-00 pm دورہ حضور انور
3-00 pm انڈونیشین سروس
4-00 pm سیمینار ترجمہ خطبہ جمعہ
5-00 pm تلاوت، ہماری تعلیم، خبریں
6-00 pm بنگلہ پروگرام
6-55 pm خطبہ جمعہ
8-05 pm گلشن وقف نو
9-00 pm وزٹ ٹو فریم ہاؤس
9-35 pm دورہ حضور انور
10-30 pm سوال و جواب

11-30 pm عربی سروس

24 نومبر 2008ء

- 1-35 am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-10 am گلشن وقف نو
3-10 am دورہ حضور انور
4-30 am سیرت النبی ﷺ
5-10 am تلاوت، ہماری تعلیم، خبریں
6-10 am قدرت کے حسین نظارے
6-35 am لقاء مع العرب
8-50 am عربی سیکھنے
9-40 am سوال و جواب
10-20 am سیرت النبی ﷺ
11-00 am تلاوت، درس حدیث، خبریں
11-55 am گلشن وقف نو
1-00 pm فریج پروگرام
1-25 pm ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2-00 pm فریج پروگرام
3-05 pm انڈونیشین سروس
5-00 pm تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-25 pm بنگلہ دیش
7-30 pm خطبہ جمعہ
8-30 pm ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9-05 pm گلشن وقف نو
10-10 pm فریج پروگرام
11-30 pm عربی سروس

25 نومبر 2008ء

- 12-30 am لقاء مع العرب
1-30 am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-00 am گلشن وقف نو
3-15 am خطبہ جمعہ
4-15 am ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
5-00 am تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 am فریج سروس
6-35 am لقاء مع العرب
7-40 am خطبہ جمعہ
8-40 am فریج پروگرام
9-45 am طب و صحت
10-20 am ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
11-00 am تلاوت، درس مجموعہ، خبریں
12-00 pm بستان وقف نو
1-10 pm سوال و جواب
2-05 pm فریج پروگرام
3-00 pm انڈونیشین سروس
4-00 pm سندھی سروس
5-05 pm تلاوت، درس مجموعہ، خبریں
6-00 pm بنگلہ سروس

- 7-00 pm جلسہ سالانہ قادیان 2007ء
9-15 pm بستان وقف نو
10-20 pm سوال و جواب
11-20 pm انتخاب سخن

26 نومبر 2008ء

- 12-30 am عربی سروس
2-05 am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-00 am بستان وقف نو
4-00 am جلسہ سالانہ قادیان 2007ء
5-00 am تلاوت، درس مجموعہ، خبریں
6-00 am عربی سیکھنے
6-45 am لقاء مع العرب
8-00 am فریج پروگرام
8-30 am سوال و جواب
9-30 am جلسہ سالانہ قادیان 2007ء
11-00 am تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-00 pm گلشن وقف نو
1-05 pm سیرت حضرت مسیح موعود
1-35 pm سوال و جواب
3-05 pm انڈونیشین پروگرام
4-00 pm سوانحی سروس
5-50 pm تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 pm بنگلہ سروس
7-05 pm تقریر جلسہ سالانہ
8-25 pm صدسالہ خلافت جو بلی پروگرام
10-10 pm سوال و جواب
11-30 pm عربی سروس

27 نومبر 2008ء

- 12-25 am لقاء مع العرب
1-30 am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-00 am ہماری کائنات
2-30 am درس حدیث
2-40 am گلشن وقف نو
3-40 am تقریر جلسہ سالانہ
4-10 am مخزن پروگرام
5-05 am تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-20 am لقاء مع العرب
7-25 am آرٹ کلاس
7-55 am سیرت حضرت مسیح موعود
8-30 am خطبہ جمعہ
9-25 am صدسالہ خلافت جو بلی
11-00 am تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
12-00 pm گلشن وقف نو
1-00 pm انگلش ملاقات پروگرام
باقی صفحہ 15 پر

سلسلہ کے مخلص اور دیرینہ خادم اور دارالذکر لاہور کے ناظم

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب راجوری

جماعت احمدیہ لاہور کے ایک مخلص اور سرگرم خادم سلسلہ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب راجوری مورخہ 6 مئی 2008ء کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب بھی بہت سی یادوں کے نقوش چھوڑ گئے۔ ان کی حسین یادوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

مرحوم جنوری 1930ء میں مقبوضہ کشمیر کے ایک گاؤں چارکوٹ میں پیدا ہوئے۔ یہ گاؤں ضلع راجوری میں ہے۔ چارکوٹ مقبوضہ کشمیر کی مخلص اور بڑی جماعتوں میں سے ایک ہے۔ آپ کی پیدائش احمدی گھرانے میں ہوئی۔ والد کا نام دیوان علی تھا۔ اس وقت چارکوٹ میں ایک مکتب سکول جاری تھا جسے مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب بہت اخلاص سے چلا رہے تھے۔ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب اس سکول میں داخل ہو گئے اور آٹھویں تک تعلیم حاصل کی۔ پھر راجوری میں داخلہ کا پروگرام بنانا چاہا مگر کئی مشکلات کی بنا پر وہاں نہ جا سکے۔

حصول علم کی تڑپ انہیں قادیان لے گئی۔ چنانچہ آپ 1942ء میں قادیان کے جلسہ سالانہ پر رشتہ داروں کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ وہاں تعلیم کے حصول کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے دسمبر 1943ء میں دوبارہ قادیان تشریف لے گئے اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی خدمت میں مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواست دی۔ جو حضرت میر صاحب نے ازراہ شفقت منظور فرمائی۔ چنانچہ آپ مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ جولائی 1947ء میں مدرسہ میں رخصتیں ہوئیں۔ آپ فرماتے ہیں ”میں اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اگست میں پارٹیشن ہو گئی ہمیں بھی راجوری سے نکلنا پڑا اور جہلم میں آنا پڑا“۔

یہاں آکر اپنے مرکز سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ احمد گھر میں مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کی کلاسیں لگی ہوئی ہیں۔ آپ وہاں چلے گئے اور داخلہ لے لیا۔ مکرم مولوی صاحب اپنی یادداشتوں میں تحریر کرتے ہیں۔

وہ ایام بڑے تکلیف دہ تھے۔ خوراک کی کمی، روزمرہ اشیاء کی کمی بائیں ہمہ وہاں بڑا اچھا وقت گزارا۔ اس کے بعد آپ جلد ہی احمد گھر منتقل ہو گئے۔ اس وقت وہاں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جامعہ احمدیہ کے پرنسپل تھے۔ مولوی نذیر صاحب نے یہاں جامعہ کی تعلیم شروع کی۔ آپ اپنے گھر یلو حالات کی وجہ سے پڑھائی جاری نہ رکھ سکے اس لئے لاہور تشریف لے آئے اور پینٹل کالج میں داخلہ لے لیا۔ اس دوران آپ کو جماعت احمدیہ لاہور کے دفتر واقعہ پینٹل روڈ میں

ایک کھڑک کی آسامی کا پتہ چلا اور آپ نے وہاں رابطہ کیا۔ آپ کو وہاں کھڑک رکھ لیا گیا۔ چنانچہ 12 ستمبر 1952ء کو آپ نے لاہور کے اس دفتر میں کام کرنا شروع کیا اور خدمت کا یہ سلسلہ 2006ء تک جاری رہا۔ آپ نے 1954ء میں دوران خدمت پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور 1955ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ دارالذکر لاہور کی تعمیر کے بعد جماعت لاہور کا دفتر دارالذکر میں منتقل ہو گیا اور آپ 1973ء میں اس دفتر کے ناظم مقرر ہوئے اور اس عہدے پر 33 سال کام کیا۔ جماعت کا دفتر ٹیمپل روڈ پر تھا۔ 1953ء میں جماعت کے خلاف فسادات ہوئے اور مالی و جانی نقصان ہوا۔ ان ایام میں عارضی طور پر جماعت کا دفتر دوسری جگہ منتقل ہوا۔ جماعت احمدیہ لاہور کے اس مرکزی دفتر میں بطور محرر اور پھر ناظم خدمت بحالانے کے علاوہ آپ کو دیگر کئی جماعتی خدمات کا موقع ملا۔ مکرم مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

خاکساری رہائش رتن باغ حلقہ سول لائسنز میں تھی اس لئے دفتر کے کام کے علاوہ حلقہ کا کام بھی کرتا تھا۔ اس کے ساتھ آپ نے یہ بھی ذکر کیا کہ آپ کو قیام رتن باغ کے دوران زعمیم خدام الاحمدیہ سیکرٹری تعلیم، نائب سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ حلقہ سول لائسنز میں دس سال رہائش رہی اور دس سال جماعتی خدمات کا موقع ملتا رہا۔ آپ نے ضلع لاہور کی عالمہ میں سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔

1960ء میں آپ مغلپورہ منتقل ہو گئے۔ یہاں آپ نے بطور قائد مجلس خدام الاحمدیہ 1960ء سے 1966ء تک خدمات انجام دیں۔ لمبا عرصہ حلقہ مغلپورہ کے جنرل سیکرٹری رہے۔ 1984ء سے 2006ء تک حلقہ مغلپورہ کے صدر رہے۔ علاوہ ازیں آپ نے کافی لمبا عرصہ ناظم اعلیٰ انصار اللہ کے طور پر بھی جماعت کی خدمت کی۔ آپ کو وفات سے تقریباً چھ سال قبل دل کی تکلیف ہوئی اور علاج جاری رہا لیکن اس دوران آپ کی جماعتی مصروفیات میں کوئی کمی نہ آئی۔ جب آپ کو محسوس ہوا کہ آپ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے میں دشواری محسوس کر رہے ہیں تو آپ گھر بیٹھے۔ لیکن دفتر والوں نے آپ کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ سے راہنمائی حاصل کی۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل آپ کی یادداشت میں کمی واقع ہوئی۔ مگر اس علالت کے دوران بھی انہوں نے اپنی یادوں کے حسین نقوش چھوڑے۔ بعض اوقات کوئی خیال

اچانک آتا تو رات گئے بذریعہ فون دفتری کاموں کے سلسلہ میں اپنے ساتھیوں سے رابطہ کرتے گویا وہ جماعتی کاموں کے عاشق تھے۔ بیماری میں عبادت کی طرف توجہ رہی۔ خلافت اور مراکز احمدیت سے انہیں گہرا لگاؤ تھا۔ وفات والے دن صبح پوچھا کہ کیا حضرت صاحب دورہ سے لندن واپس آ گئے ہیں۔ ہاں میں جواب ملنے پر مطمئن ہو گئے۔

وہ قادیان اور ربوہ کے جلسوں میں بار بار آتے رہے۔ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ قادیان میں جانے کے شدید خواہش مند تھے۔ علالت کے باوجود امیر صاحب ضلع کوفون کر کے جلسہ سالانہ پر جانے کے لئے فارم منگوائے اور صدر سالانہ خلافت جوہلی کے جلسہ کی وجہ سے یہ کہا کہ ایسا نامزد موقع پھر ہاتھ نہیں آسکتا۔ انہوں نے کئی سال مسلسل مجلس شوریٰ میں مغلپورہ کی نمائندگی کی۔

وہ 6 مئی 2008ء کو اپنے موٹی کے حضور حاضر ہو گئے۔ ان کی نماز جنازہ 8 بجے مغلپورہ میں بعد مغرب ادا کی گئی۔ جس میں اپنے عزیز واقارب، احباب جماعت لاہور اور غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ 7 مئی کو بعد نماز فجر بیت المبارک ربوہ میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر ہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور راجہ صاحب نے دعا کرائی۔ مورخہ 9 مئی بروز جمعہ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر ضلع لاہور نے دارالذکر لاہور میں مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور آپ نے اپنے خطبہ ثانیہ میں مولوی صاحب مصوف کی خدمات کو بہت خوبصورت الفاظ میں سراہا۔ اسی طرح ان کی نماز جنازہ غائب مغلپورہ، کینیڈا، نیپال، سوئیڈن اور چارکوٹ (راجوری) کی بیوت الذکر میں ادا کی گئی۔ ہمارے پیارے اور شفیق امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے 12 مئی 2008ء کو نماز ظہر سے پہلے بیت فضل لندن میں جن خوش نصیبوں کی نماز جنازہ پڑھائی ان میں آپ بھی شامل ہیں۔ مجلس انصار اللہ مغلپورہ لاہور نے ایک تعزیتی قرارداد منظور کی جس میں آپ کی خدمات کو سراہا گیا۔ آپ نے 1952ء میں شادی کی۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ، دو بیٹے اور 9 بیٹیاں چھوڑیں یہ سب شادی شدہ ہیں۔ مرحوم کی تربیت اور دعاؤں کے بہت گہرے اثرات ان کی اولاد میں ملتے ہیں۔ انہوں نے بچوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ اگر کسی عذر کی بنا پر بیت الذکر نہ جاسکے تو گھر میں بچوں کے ساتھ مل کر نماز ادا کی۔ وہ نماز باجماعت کے عاشق تھے۔ بارش کے پانی کو عبور کر کے بیت الذکر تشریف لے جاتے۔ انہوں نے اپنی وفات کے ایک سال قبل گھر میں موجود سب افراد کو اکٹھا کیا اور ایک خاص پیغام دیا۔ چنانچہ فرمایا۔

میری بات غور سے سنو میں آپ کو وصیت کرنا چاہتا ہوں میرے بعد بھی سب نے اکٹھے رہنا ہے، اکٹھے بیٹھنا ہے۔ میرے بعد بھی ایسے ہی بیٹھنا ہے۔

یہ نہ ہو کہ میں اس دنیا سے جاؤں اور مجھے فرشتے کہیں کہ تم کیسی اولاد چھوڑ کر آئے ہو۔ انہوں نے اپنے بچوں کو مخاطب کر کے کہا کہ دین کا کام آپ نے ضرور کرنا ہے چاہے کسی طریق سے کرو۔ یہ باتیں سن کر سب رونے لگے تو سب کو تسلی دیتے ہوئے کہا رونا نہیں۔ ہم سب نے جانا ہے یہاں کسی نے نہیں رہنا۔

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کا زمانہ پایا پھر خلافت ثالثہ، خلافت رابعہ، خلافت خامسہ کا دور دیکھا ان کا قادیان سے اس وقت رابطہ ہوا جب حضرت مصلح موعود کی خلافت کے ابھی 23 سال مقدر تھے اور رفقا حضرت مسیح موعود کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پھر پارٹیشن کے بعد لاہور آ کر تین امراء ضلع حضرت شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ، محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور چوہدری حمید نصر اللہ صاحب کے ساتھ خدمت سلسلہ کی سعادت پائی۔

راقم الحروف ان کی شخصیت سے بہت متاثر تھا۔ ان کی ساری زندگی خدمت سلسلہ میں گزری اور پھر سلسلہ کے لئے ہمتن وقف ہو گئے۔ ان کے افراد خانہ کے بیان کے مطابق وہ صبح ناشتے کے بعد مغلپورہ سے دارالذکر جاتے اور پھر شام تک وہیں رہتے گویا سارا دن جماعت کے لئے وقف ہے اور پھر اس دفتری خدمت کے علاوہ، دیگر کتنے عہدوں کا بار ان کے کندھوں پر رہا مگر انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو خوب اور خوب نبھایا۔ پھر یہی نہیں حقوق العباد کے پہلوؤں میں بھی پورا اترنے کی خوب کوشش کی۔ وہ مجھے اور دیگر افراد کو بہت خندہ پیشانی سے ملتے۔ انہوں نے اپنے گھر کے بارہ افراد کا پیٹ بھی پالا۔ ان کی تربیت بھی کی، پھر دامادوں کے ساتھ ان کا سلوک بھی بہت مثالی رہا۔ ان کے بڑے داماد مکرم محمد اشرف صاحب جو ان کے چھتے بچے ہیں 1965ء میں کشمیر سے ہجرت کر کے آئے۔ انہیں اپنے بیٹوں کی طرح شفقتوں سے نوازا پھر رشتہ دیا۔ وہ اپنے سسر کو بوقت رحلت بڑے ہی جذباتی انداز میں یاد کرتے اور ابا جان ابا جان کے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔

انہوں نے بعض بچوں کو بیٹوں پڑھائی اور ان پر اتنی محنت کی کہ یہ بچے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ انہیں خدمت خلق کے کاموں سے بہت دلچسپی تھی۔ کئی غیر احمدیوں کی بھی آپ نے سفارشیں کیں۔ وہ مریدان سلسلہ اور کارکنان سلسلہ اور مرکزی وفد کا بہت ادب و احترام کرتے اور جماعتی کاموں میں تعاون کرتے۔ ان کی بیماری کے دوران جب عزیزوں کو ان کی بیماری کی اطلاع دی جاتی تو کہتے گرمی کا موسم ہے کسی کو پریشان نہ کریں۔ گویا اپنی بیماری میں بھی دوسروں کا خیال تھا۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔ ان کے دل میں بھی وطن کی محبت تھی چنانچہ دو تین بار بڑی محنت سے ویزا لگوا کر کشمیر گئے اور چارکوٹ میں اپنے عزیزوں سے ملے اور ان کی دینی راہنمائی کرتے رہے۔

مکرم مخدوم واجد حبیب بھیروی صاحب

محترمہ سعیدہ بیگم مخدوم صاحبہ کا ذکر خیر

سارا کام خود کرتیں اور کسی کام کو عار نہ سمجھتی تھیں۔ بلکہ طرہ یہ کہ اگر کبھی گھر میں آنا ختم ہو جاتا اور مشین سے گندم پلوئی میں تاخیر ہو جاتی تو لڑنے جھگڑنے کی بجائے خود ہی تہجد کے بعد گھر میں رکھی ہوئی چکی پر آنا پس لیتیں۔ ایک دفعہ جب میں نے دریافت کیا کہ آپ خود کیوں آنا پسینے لگ پڑتی ہیں تو کہنے لگیں۔ فاطمہ الزہرا جو خاتون جنت اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بیٹی تھیں آنا خود نہیں لیا کرتی تھیں تو مجھے پیسے میں کیا عار ہے۔ اس کے علاوہ گھریلو کئی قسم کے ہنرمنا چارپائی بنانا + ازار بنانا۔ کپڑے سینا۔ کھجور کے پتوں سے ٹوکریاں و چنگیر بنانا آتا تھا اور دوسروں کو بھی سکھایا کرتی تھیں۔ زیادہ باتوں اور فضول گپ شپ سے پرہیز کرتیں اور فرمایا کرتیں کہ زیادہ باتیں کرنے سے جھوٹ غیبت جیسی کفر والی باتیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ کہادت ہے بولنا چاندی اور خاموشی سونا ہے۔

اگرچہ ہمارے والد صاحب خود درجہ اول حکیم تھے۔ لیکن ان سے بھی زیادہ بچوں کی حفظان صحت کا خیال رکھتیں۔ موسم کے لحاظ سے ادویات و مشروبات تیار کر کے پلاٹیں کن پیٹروں کی بیماری کا ایک خاص نسخہ اور علاج ان کے پاس تھا۔ جس کے لئے دور دور سے غریب خواتین و لڑکیاں آتیں اور شفا یاب ہو جاتیں۔ ہر مشکل وقت میں دعا کرنے کی قائل تھیں۔ چنانچہ امتحان کے دنوں میں ان سے دعا کے لئے عرض کرتا تو فرماتیں کہ میں دعا کرتی ہی ہوں۔ تم خود ”رب یسر ولا تعسر و تمم بالبحیر“ مسلسل پڑھتے رہا کرو۔ چنانچہ اس دعا کی بدولت اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے میٹرک کے امتحان میں سب تحصیل بھیرہ کے سکولوں میں اول پوزیشن حاصل کی اور نیز نام آنرز بورڈ پر لکھا گیا۔

آپ پردہ کی بھی بڑی سختی سے پابند تھیں۔ آخری عمر میں جب بوجہ گینگریں آپ کی ٹانگ کا آپریشن ڈسٹرکٹ ہسپتال سرگودھا میں ہوا تو جب ڈاکٹر صاحبان معائنہ کے لئے آتے تو فوراً منہ پر پردہ کر لیتیں۔ میں نے عرض کیا کہ ڈاکٹر سے پردہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ تو کہنے لگیں۔ ڈاکٹر نے ٹانگ دیکھنی ہے۔ میرا منہ نہیں۔

آپ کی یہ نصیحت آپ زور سے لکھنے کے قابل ہے کہ ”جھپڑا کرے آپ، نہ ماں کرے نہ باپ“، یعنی جو کام انسان خود اپنے لئے کر سکتا ہے اس جیسا کام کوئی ہمدرد سے ہمدرد سستی از قسم ماں باپ بھی نہیں کر سکتا۔ اس طرح انسان کو دوسروں کی بیساکھیوں کے سہاروں کی بجائے اپنی ہمت اور صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی نصیحت کی گئی ہے عملی زندگی میں میں نے اس پر عمل کیا اور اس کو ہمیشہ مفید سے مفید تر پایا۔

میری ماں جی نے 31 مارچ 1973ء میں وفات پائی اور خاندانی قبرستان خانقاہ مخدوم صاحب میانی ضلع سرگودھا میں مدفون ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرماوے۔ آمین

صحیح ناظرہ قرآن سکھانے کی ذمہ داری دی جو کہ انہوں نے بخوبی نبھائی۔

عام طور پر عورتوں کو زیورات سے حد بچدلی لگاؤ اور محبت ہوتی ہے اور کسی صورت دوسروں کو دینے کے لئے تیار نہیں ہوتیں۔ لیکن میری ماں نے شادی کے چند دن ہی بعد دادا جان کی خدمت میں پیش کر دیئے کہ وہ بیچ کر اس زمانے میں ہندوؤں کے پاس رہن رکھی ہوئی زمینیں واپس حاصل کر سکیں۔ چنانچہ والدہ مرحومہ بتایا کرتی تھیں کہ میں نے اپنے تمام زیورات اپنے سر صاحب کو دے کر زیور کی محبت دل سے نکال دی اور کبھی کالج کی انگوٹھی تک بھی پہننی پسند نہ کی اور نہ کبھی خاندان سے زیور کے لئے مطالبہ کیا۔ البتہ آپ کو زیور تعلیم سے محبت تھی۔ چنانچہ جب ہماری سب سے بڑی بھینرہ صاحبہ (اہلیہ مخدوم الطاف احمد صاحب) نے میٹرک کے بعد S.V کی تعلیم حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ لیکن مالی تنگی آڑے آ رہی تھی تو انہی دنوں میں چچا فاروق اعظم صاحب نے میری ماں کے زیورات کی رقم کی واپسی کا عندیہ دیا۔ تو ماں جی نے والد صاحب کو کہا یہ رقم مجھے دینے کی بجائے میری اولاد کی تعلیم پر خرچ کریں اور میری بیٹیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کریں۔ چنانچہ آپ کی تمام اولاد اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو سکی۔

محلہ پراچگان بھیرہ کی تمام مستورات میں مقبول تھیں اور عزت و احترام کی نگاہ سے جانی جاتی تھیں اور پراچہ خاندان کی خواتین بھی ہماری ماں جی کے ہاں آتی رہتی تھیں اور اماں جان بھی اہل محلہ کے دکھ سکھ میں شریک ہوتی تھیں وفات پر تعزیت کے لئے تشریف لے جاتیں۔ لیکن شادی بیاہ کے موقع پر بے پردگی کے خوف سے کم ہی شریک ہوتیں۔

میری ماں نہایت سادہ، نماز روزہ کی پابندی کرنے والی تہجد گزار خاندانی فرمانبردار اور نڈر عورت تھیں۔ مجھے یاد ہے کہ 1953ء میں جب شہر میں جماعت کے خلاف جلوس نکل رہے تھے۔ میں بیمار تھا تو مجھے لے کر سول ہسپتال گئیں وہاں لیڈی ڈاکٹر کو دکھا کر لائیں۔ واپسی پر سڑک پر ہمارے گھر سے کچھ فاصلے پر جلوس آ رہا تھا۔ اس کے پاس سے گزر کر دعا کرتے ہوئے گھر واپس آئیں اور والد صاحب و تاتیا جان مخدوم محمد ایوب صاحب (اس وقت کے امیر جماعت) کو جلوس کی آمد سے آگاہ کیا۔ جنہوں نے حفاظتی تدابیر اختیار کرنے اور دعائیں کرنے کی نصیحت کی۔ چنانچہ دعاؤں کے نتیجے میں وہ جلوس ہمارے گھر سے کچھ فاصلے پر ہی واپس چلا گیا۔ سادگی کا یہ عالم تھا کہ خادمہ اور شاگرد لڑکیوں کی موجودگی کے باوجود گھر کا

میری ماں جن کو سب بچے ”ماں جی“ پکارتے تھے اور خاندان سے باہر ”بیوی جی“ کے نام سے جانی جاتی تھیں۔ آپ حکیم مخدوم شاہ محمد صاحب آف سملوالہ (نزد میانی ضلع سرگودھا) کی بڑی صاحبزادی اور حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب (یکے از 313 رفقاء مسیح موعود) کی نوایسی اور حکیم مخدوم محمد اعظم صاحب (سند و تمغہ یافتہ مدرسہ طیبہ دہلی و شاہی حکیم جام آف لس بیلہ) کی بڑی بہوتھیں۔

ہماری نانی جان صالحہ بیگم مخدوم صاحبہ جو اپنے نام کے مطابق نہایت صالح تھیں انہوں نے اپنی بڑی بیٹی کی تربیت نہایت اعلیٰ دینی ماحول میں کی۔ لیکن مشیت ایزدی سے ہماری نانی جان اپنی شادی کے بعد چار بچوں کو جنم دے کر نوجوانی میں ہی اللہ کو پیاری ہو گئیں جس کی وجہ سے ہماری والدہ صاحبہ پر کم عمری میں ہی اپنے چھوٹے بھائی اور بہن کی تربیت اور گھر داری کی ذمہ داری آن پڑی جو کہ انہوں نے بخوبی نبھائی۔

چنانچہ جب میری والدہ صاحبہ کی وفات ہوئی تو چھوٹے ماموں (مخدوم شاہ احمد صاحب) ہمارے گھر روتے رہے اور کہتے تھے کہ میری تو ماں آج فوت ہوئی ہے۔ میری ماں جی اگرچہ اس زمانے کے حالات کے مطابق سکول کی تعلیم تو حاصل نہ کر سکی تھیں لیکن قرآن مجید ناظرہ مع پنجابی ترجمہ اچھی طرح پڑھا ہوا تھا اور دلی لگاؤ سے نہ صرف خود تلاوت کرتی رہتی تھیں بلکہ بچوں کو باصرہ قرآن پڑھنے پر زور دیتی تھیں۔ قرآن کی تلاوت میں اس قدر مہارت تھی کہ جب گھر میں کوئی ان سے دور بیٹھ کر تلاوت کر رہا ہوتا تھا اور وہ گھریلو کاموں میں مصروف بھی ہوتی تھیں لیکن تلاوت کرنے والے سے کسی زیر زبری ذرہ سی بھی غلطی سرزد ہو جاتی تو وہاں سے ہی فوراً اصلاح کرتی تھیں۔ آپ نے نہ صرف اپنی تمام اولاد بلکہ محلہ پراچگان بھیرہ کی اکثر بچیوں کو ناظرہ قرآن پڑھنا سکھایا۔ 1962ء میں جب بچوں کی تعلیم کے سلسلہ میں ربوہ میں سکونت اختیار کی تو محلہ دارالرحمت شرقی ب کی لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں شرکت کرتیں اگرچہ زیادہ تعلیم یافتہ نہ ہونے کی وجہ سے تقریریں تو نہ کر سکتیں لیکن جب پہلی دفعہ ہی انہوں نے دوسری مہرات کی تلاوت درست کی اور پھر خود تلاوت قرآن خوش الحانی سے کی تو اس وقت کی صدر لجنہ (اہلیہ کپٹن ڈاکٹر بشیرا احمد صاحب) و سعیدہ خورشید افضل صاحبہ وغیرہ عہدہ داران عیش عیش کراٹھیں اور بہت تعریف سے نوازا۔ بلکہ اجلاس میں تلاوت قرآن کے لئے مستقل ان کی ڈیوٹی لگا دی گئی اور بعد میں جب حضور کی طرف سے صحیح تلفظ قرآن کی تحریک شروع ہوئی تو آپ کو دوسری مہرات لجنہ و ناصرات کو

مرحوم کے دماغ میں جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک ایسا حصہ تھا جسے انہوں نے خود مشاہدہ کیا۔ وہ 1953ء تا 1974ء کے حالات اور جماعت کے 1947ء کے بعد کے حالات سے واقف تھے۔ گونا گوں خوبیوں والا یہ پیارا وجود مسکراتے چہرے سے ملتا اور اس میں محبت اور پیار اور انکساری نظر آتی ہے۔ ان کے اندر نمود و نمائش کے کوئی آثار نہیں تھے۔ میں نے ایک بار ان کا انٹرویو لیا تو جتنی باتیں پوچھیں ان کا جواب بڑی انکساری سے دیا اور اپنی ذاتی خوبیوں کو مخفی رکھا۔ جانے والا وجود بہت پیارا تھا مگر بلانے والا نہیں اس سے بھی زیادہ پیارا ہے۔ اس لئے ہم جہاں اس کی جدائی پر غمگین ہیں وہاں یہ بھی عرض کرتے ہیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر مرحوم کی خوبیوں کے ذکر کے ساتھ ساتھ تمام قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی پردہ پوشی بھی فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے بچوں اور جملہ نسل اور ہم سب کو ان کی نیک صفات اپنانے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ گلشن احمدیت ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے اور اس میں بیشمار شہر آرد درخت لگتے رہیں۔ آمین

انگلستان میں وقف عارضی

مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب گزار 1968ء میں لندن سے اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔ ”خاکسار 30 جون کو اجتماعی دعا کے بعد لندن مشن ہاؤس سے برمنگھم وقف عارضی کے لئے روانہ ہوا۔ جس انگریز خاتون کے گھر خاکسار کی رہائش تھی۔ وہ ہستی باری تعالیٰ کے بارہ میں شکوک و شبہات میں مبتلا تھی اسے ایک ہفتہ دعوت الی اللہ کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور وقف عارضی کی برکات کی وجہ سے اس کے تمام شکوک اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں دور ہو گئے۔

برمنگھم میں 9 احمدی احباب کے گھروں میں جا کر نمازوں میں باقاعدگی کی طرف توجہ دلائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے عمدہ اثر ہوا اور غیر از جماعت دوستوں نے بھی ہمارے ساتھ نمازیں ادا کیں اور آئندہ ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دو اجلاس ہوئے جن میں 302 افراد حاضر تھے ان اجلاسوں میں احباب کو تسبیح و تمجید، اطاعت نظام، وقف عارضی کی اہمیت، چندوں کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی۔ کچھ افراد نے چندہ دیا اور آئندہ باقاعدگی سے ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ لجنہ اماء اللہ کی تربیت کی بھی کوشش کی گئی۔“

(الفضل 8 نومبر 1968ء)

☆☆☆

میرے دور طالب علمی کا جامعہ احمدیہ قادیان

یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور احسان ہے کہ خاکسار کو تقسیم ملک کے بعد جامعہ احمدیہ قادیان کے ابتدائی طالب علم ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہاں پر میں اس بزرگ درویش مرحوم کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کا تعلق صوبہ کیرلہ سے ہے جو خاکسار کو جامعہ احمدیہ میں داخل کروانے کا موجب بنے۔ خاکسار آٹھویں جماعت کا امتحان جتنا بانی سکول قادیان سے پاس کر کے نویں جماعت میں داخل ہو چکا تھا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا محض فضل ہے کہ خاکسار کو تعلیم الاسلام بانی سکول قادیان کے ابتدائی طالب علم ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جس کے بانی پارٹیشن کے بعد مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش مرحوم تھے۔ مرحوم کے لئے جس قدر بھی مغفرت کی دعا کی جائے کم ہے۔

موصوف نہایت ہی محنتی استاد تھے۔ تعلیم الاسلام سکول کے لئے باقاعدہ کوئی عمارت نہیں تھی۔ موصوف اپنے گھر میں سکول لگایا کرتے تھے۔ کبھی باغ حضرت اماں جان میں اور کبھی بیت افضلی میں اور آخر میں موجودہ تعلیم الاسلام سکول میں جو اس وقت زیادہ سے زیادہ چار یا پانچ کمرے پر مشتمل کچی اور نہایت مندوش حالت میں عمارت تھی۔ صرف چوتھی جماعت تک کلاسیں تھیں۔ باقاعدہ کوئی تجربہ کار استاد بھی نہیں تھے۔ چوتھی جماعت پاس کرنے کے بعد جتنا بانی سکول قادیان میں داخل کیا گیا تھا۔ بہر حال جس وقت خاکسار نویں جماعت کا طالب علم تھا اس وقت مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب درویش مری سلسلہ کیرلہ قادیان تشریف لائے تو موصوف نے گھروالوں کو بتایا کہ جلال الدین نیر کو ان کے والد محترم ایچ حسین صاحب مرحوم نے وقف زندگی کیا ہوا ہے اس لئے انہیں جامعہ احمدیہ میں داخل کیا جانا چاہئے۔ چنانچہ یکم مئی 1956ء میں خاکسار بحیثیت واقف زندگی جامعہ احمدیہ میں داخل ہوا۔ اس طرح خاکسار کو اس بزرگ درویش مرحوم کی بدولت خدمت سلسلہ کا زریں موقعہ میسر آیا۔

ابتدائی کلاس اول میں خاکسار کے ساتھ مکرم ایم کے محمد بشیر صاحب آف منارگھاٹ کرلہ، مکرم ایم عبدالسلام صاحب کرلہ، مکرملی کیرلہ، مکرملی الدین صاحب آف مدراس، مکرملی حافظ عبداللہ صاحب آف رائٹ طالب علم تھے۔ ان میں سے مؤخر الذکر دونوں آخر تک نہیں پہنچ سکے اور واپس اپنے وطن چلے گئے اور جامعہ احمدیہ کے آخری سال میں ہم صرف دورہ گئے جنہوں نے جولائی 1963ء کو پنجاب یونیورسٹی

چند بیگڑھ سے باقاعدہ مولوی فاضل پاس کر کے سلسلہ کی خدمت میں مصروف عمل ہو گئے۔ اس طرح کل پانچ طلباء میں سے صرف دو فارغ التحصیل ہوئے۔ ابتداء میں مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم آٹھویں جماعت پاس ہونا ضروری تھا اور قرآن کریم ناظرہ جانا ضروری تھا اور معاہدہ کے تحت یہ شرط تھی کہ تمثیل کے بعد کم از کم دس سال سلسلہ کی خدمت کرنی ضروری ہے بصورت دیگر جو ماہوار وظیفہ دیا جا رہا تھا اس کی واپسی کرنی ہوگی۔ ابتداء میں 20 روپے ماہوار وظیفہ تھا اور بعد میں یہ بڑھ کر 27 روپے ماہوار غالباً ہوا۔ خاکسار اس وقت 45 سال سے محض خدا کے فضل و احسان سے سلسلہ کی خدمت بجالا رہا ہے۔ اس وقت جامعہ احمدیہ میں چھ سال کا نصاب تھا چار سال فصول کا اور دو سال درجات کا۔

جہاں تک کلاسوں کے مضامین کا تعلق ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ ادب الف، ب، قرآن کریم، تارخ اہم الاسلام، منہجی، حماسہ، مقامات حریری، مختصر نخبہ الفکر، شرح ہدایت الحکمت، مرقات، محاضرات تارخ اہم الاسلام، منہجی، حماسہ، مقامات حریری، مختصر عقیدہ الفرید، مجموعہ نظم و نثر، عربی کلام حضرت مسیح موعود کی جملہ کتب۔ احادیث میں مشکوٰۃ ترمذی، مؤطا امام مالک عربی گرامر الفیہ بھی پڑھایا جاتا تھا کتاب الخو کتاب الصرف انشاء کا بھی مضمون تھا۔ ہر کلاس کے علیحدہ علیحدہ مضمون یاد نہیں ہیں۔

ہمارے مندرجہ ذیل استاد تھے۔

محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل درویش ہیڈ ماسٹر و پرنسپل جامعہ احمدیہ تھے اساتذہ کرام میں مکرم مولانا محمد حفیظ صاحب بقا پوری درویش، مکرم مولانا محمد یوسف صاحب فاضل درویش، مکرم مولانا محمد عمر علی صاحب درویش، مکرم مولانا احمد رشید صاحب مالا باری اس زمانہ میں آخری درجات کے یہ انچارج تھے۔ اساتذہ بہت کم تھے ایک استاد مختلف مضامین پڑھایا کرتے تھے۔ محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل انشاء اور منطق و فلسفہ پڑھاتے تھے۔ محترم مولانا محمد حفیظ بقا پوری صاحب عربی ادب کے استاد تھے، محترم مولانا محمد یوسف صاحب فاضل احادیث پڑھاتے تھے۔ محترم مولانا محمد عمر علی صاحب فقہ اور سراجی اور بعض اوقات عربی بھی پڑھایا کرتے تھے۔ قرآن کریم محترم مولانا محمد یوسف صاحب مولانا محمد حفیظ صاحب بقا پوری اور مولانا محمد ابراہیم صاحب بھی پڑھاتے تھے۔

خاکسار کے دور میں نہایت خستہ حال عمارت تھی کچی مٹی سے بنی تھی۔ فرش بھی کچا تھا کوئی پکھا نہیں ہوتا تھا۔ گرمی میں سخت گرمی اور سردی میں سخت سردی برداشت کرتے تھے۔ تعلیم الاسلام سکول اور جامعہ احمدیہ اسی کچی عمارت میں قائم تھا۔ بورڈنگ جامعہ احمدیہ بھی اسی عمارت میں قائم تھا۔ جہاں کافی عرصہ تک پکھا نہیں ہوتا تھا۔ گرمیوں میں طلباء رسی سے بنی ہوئی چارپائی پر سوتے تھے۔ ان دنوں گھروں میں بجلی نہیں ہوتی تھی۔ پنجاب میں عموماً گھروں کے صحن اور چھتوں پر گرمیوں میں باہر سویا کرتے تھے۔ امن کا زمانہ تھا۔ چوری اور ڈکیتی وغیرہ کا کوئی ڈر نہیں تھا۔

بورڈنگ میں نہایت سادہ غذا لنگر کی روٹی وال اور شام کو کبھی کبھار سبزی پکتی تھی۔ چاول کا پنجاب میں رواج نہیں تھا۔ جنوبی ہند کے بچے بعض اوقات چاول نہ ملنے پر بیمار ہو جایا کرتے تھے۔ اس وقت پرہیزی کھانا چاول پکاتا تھا بورڈنگ میں کافی ڈسپلن تھا۔ ٹیوٹر پانچ وقت نمازوں میں لائن لگا کر بیت الذکر لے جایا کرتے تھے اور لائن لگا کر واپس آتے تھے۔ مطالعہ کے لئے وقت مقرر تھا کوئی طالب علم سوائے شام کو کھینے کے باقی اوقات میں باہر نہیں جاتے تھے۔ محدود وظیفہ پر گزارہ کرتے تھے۔ چائے پینے اور صابن تیل لینے کے لئے پرچی تیار ہوتی تھی۔ صدر انجمن احمدیہ کے وسائل بھی نہایت محدود تھے۔ نہایت صبر و شکر اور اخلاص کے ساتھ زندگی گزارتے تھے۔

اساتذہ کی تنخواہیں بھی نہایت محدود ہوتی تھیں۔ لیکن نہایت محنت اور لگن سے پڑھایا کرتے تھے اگر گھر سے خود تیاری نہ کر سکتے تو کلاس میں آ کر بتایا کرتے تھے کہ آج میں گھر سے مطالعہ کر کے نہیں آیا ہوں۔ لہذا آپ لوگ آج خود پڑھیں۔

سیروافی الارض کے تحت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے خطیر جٹ رکھا جاتا ہے اور بسیں بک کر کے دور دراز کے علاقوں کا ٹور ہوتا ہے اور اس ٹور میں کھانے پینے پر بھی اخراجات ہوتے ہیں لیکن ابتدائی طلباء کے لئے یہ سہولت نہیں تھی۔ مجھے یاد ہے کہ آخری سال میں دس دن کا ٹور سائیکلوں پر ہوا تو جامعہ کے ہم دس بارہ طلباء تھے۔ میں فارغ التحصیل ہو چکا تھا لیکن مجھے بھی نظارت تعلیم کے تحت اس ٹور میں شامل کیا گیا اور مجھے امیر وفد بنایا گیا۔ صرف 20 روپے ہر طالب علم کو نظارت کی طرف سے دئے گئے باقی اپنے طور پر دس بارہ روپے گھروں سے اور وظیفہ کی چپت کے ساتھ رکھ لئے۔ سائیکل ہر طالب علم نے انہیں پیسوں سے کرایہ پر حاصل کی تھی۔ قادیان سے بذریعہ سائیکل دریائے بیاس کشتیوں سے پار کر کے ہوشیار پور، ننگل، بھاکرہ ڈیم، چند بیگڑھ جو کہ نیا نیا تعمیر ہوا تھا پنجور پھر واپسی براستہ سر ہند شریف لدھیانہ جاندھر 10 دن کے بعد قادیان پہنچے تھے۔ نہایت خوشگوار اور مشقت آمیز سفر تھا جو زندگی میں ہمیشہ یاد رہے گا۔ پُر

امن زمانہ تھا اور ستا زمانہ تھا انہی محدود پیسوں میں ہی نہایت عمدہ سفر کیا۔ راستے میں باجماعت نماز پڑھتے تھے۔

1963ء میں سیروافی الارض کے تحت یہ دوسرا سفر تھا اور اسی سال خاکسار فارغ التحصیل ہوا۔

میری جامعہ احمدیہ کے طلباء کے لئے یہ نصیحت ہے کہ آپ ہمیشہ ابتدائی طلباء کے حالات کو پیش نظر رکھا کریں کہ انہوں نے کن مشکل حالات میں علم حاصل کیا اور خدمت دین میں مصروف عمل ہوئے ان کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کو آج جو سہولتیں اور آسائشیں میسر ہیں اس پر ہمیشہ آپ کا سر شکر و حمد کے جذبات سے لبریز ہو کر اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر سجدہ ریز ہونا چاہئے کیونکہ آج آپ خلافت خامہ کے نہایت درخشندہ دور کے طلباء ہیں اور خلیفہ وقت کا آپ پر شفقت کا سایہ ہے جو ہر آن آپ کے سنہرے مستقبل کے لئے نہ صرف دعائیں کر رہے ہیں بلکہ آپ کو ہر ممکن سہولت مہیا کرنے کے لئے رقم کی فراہمی بھی فرما رہے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ آپ صرف اور صرف اس عظیم مقصد کو سامنے رکھ کر مجاہد بننے کی کوشش کریں جس عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے ہیں۔ تقویٰ سے آراستہ ہونے کی کوشش کریں اس کی علامات یہ ہیں۔

- 1- آپ انفاق فی سبیل اللہ میں نہ صرف خود آگے ہوں بلکہ دوسروں کو بھی آگے لانے والے ہوں۔
 - 2- تکبر اور انا نیت سے ہمیشہ دور رہیں۔
 - 3- عاجزی اور انکساری اپنے اندر پیدا کریں۔
 - 4- دیانت اور امانت کو ہمیشہ اپنانے والے ہوں آپ کے عمل کو دیکھ کر دوسرے یہ خود کہیں کہ یہ شخص واقعی دیانت دار ہے اور امانت دار ہے۔
 - 5- سچائی کو ہمیشہ قائم رکھیں۔ سچ کے دامن کو تھامے رکھیں۔ خدائی حکم کے مطابق کونو سامع الصادقین ہو جائیں۔
 - 6- نظام سلسلہ کے ہمیشہ مطیع فرمانبردار رہیں اور ہمیشہ نظام سلسلہ کے آگے سرنگوں رہیں۔
- یہ تقویٰ کی ظاہری علامتیں ہیں جو یقیناً ہمارے جامعہ احمدیہ کے ہر طالب علم کے اندر ہونی چاہئیں تاکہ میدان عمل و دعوت الی اللہ میں کوئی بھی آپ پر انگلی نہ اٹھا سکے۔ تقویٰ کی ان ظاہری علامتوں سے عاری شخص کو دعوت الی اللہ میں کبھی برکت نہیں ہو سکتی۔ آپ میدان دعوت الی اللہ و تربیت میں پیارو محبت اور حکمت عملی کو اپنائیں۔ اس کے نتیجے میں آپ ہر میدان میں کامیاب و کامران و بامراد رہیں گے اپنے اساتذہ اور بزرگان سلسلہ کا احترام و اکرام ہمیشہ مدنظر رہے کیونکہ یہی چیزیں فارغ التحصیل ہونے کے بعد جہاں بھی آپ کا تقرر ہو آپ کی کامیابی کا زینہ ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے۔ آمین

ہچکیاں آنے کی وجوہات اور ان کے علاج

ہچکیوں کے متعلق طرح طرح کی روایات مشہور ہیں، مثلاً یہ کہ جب آپ کو ہچکیاں آئیں تو سمجھ لیجئے کہ آپ کو کوئی یاد کر رہا ہے۔
مجھے یاد کرنے سے یہ مدعا تھا نکل جائے دم ہچکیاں آتے آتے اس بات میں کوئی صداقت ہو یا نہ ہو لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر شخص کو کبھی نہ کبھی ہچکیاں آتی ضرور ہیں۔ پھر چند منٹ بعد خود ہی ختم بھی ہو جاتی ہیں۔ ہزاروں لاکھوں میں کوئی ایسا بد نصیب بھی ہوتا ہے جس کی ہچکیاں ہفتوں بلکہ مہینوں جاری رہتی ہیں۔ جب کسی کو ہچکیاں آتی ہیں تو ہمیں خواہ مخواہ اس پر ہنسی آتی ہے، لیکن جب ہمیں خود ہچکیاں آتی ہیں تو ہنسی کے بجائے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

سولہ سال کی ایک لڑکی کو اپریل 1947ء میں ہچکیاں آتی شروع ہوئیں اور جولائی تک نہیں رکیں۔ پورے تین ماہ اور دو دن وہ بے چاری مستقل طور پر اس کرب میں مبتلا رہی۔ اس نے بہت سے معالجوں سے مشورہ کیا۔ بہت سے انجکشن لگائے گئے، کچھ مسکن دوائیں بھی دی گئیں، کاربن ڈائی آکسائیڈ بھی سگھائی گئی، لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ وہ تین ہفتے کے لئے سیر سپاٹے کے لئے مری بھی چلی گئی۔ اس کے وزن میں دس پونڈ کا اضافہ بھی ہو گیا، لیکن ہچکیاں پھر بھی بند نہ ہوئیں۔ پھر ایک دن صبح بغیر کسی دوا کے وہ بند ہو گئیں۔

ساری دنیا میں ہچکیوں کی شکایت پائی جاتی ہے۔ لوگ ماقبل تاریخ کے دور سے اب تک اس شکایت سے دوچار رہے ہیں۔ پرانے زمانے سے اس کا ایک علاج یہ چلا آ رہا ہے کہ گلاس کے دور کے کنارے سے پانی پیا جائے۔ ظاہر ہے حالت معمول میں بیٹھ کر یہ نہیں کیا جا سکتا۔ مریض کو خوب جھک کر بلکہ ہرا ہو کر پانی پینا پڑتا ہے اور بچی بند ہو جاتی ہے۔

بعض اوقات ناک میں نیکا ڈال کر چھینکنے سے بھی ہچکی بند ہو جاتی ہے۔ قدیم فلسفی افلاطون سمجھتا تھا کہ مریض کی پشت پر اچانک مکارنے سے اسے ہچکیوں سے نجات مل جاتی ہے۔ سولہویں صدی میں اس مرض پر کچھ تحقیقات کی گئیں اور ایک سادہ علاج دریافت کیا گیا۔ اگر ہچکیاں لینے والا مریض کاغذ کے ایک بڑے لفافے میں اپنا منہ چھپا کر سانس لے تو اس کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ بعض صورتوں میں یہ علاج واقعی کامیاب رہتا ہے۔

ہچکیاں کیوں آتی ہیں؟ ان کا تعلق دراصل ان باریک ریشوں سے ہے جو رڑھ کی ہڈی سے نکل کر کاسے سرتک جاتے ہیں۔ یہ ریشے سانس کی جھلی کو قابو

میں رکھتے ہیں۔ دائیں جانب کی رگ جھلی کے دائیں نصف پر حاوی ہوتی ہے اور بائیں جانب کی رگ بائیں حصے پر۔ عام طور پر سے دونوں رگیں ٹھیک کام کرتی رہتی ہیں اور جھلی سکتی اور چلتی رہتی ہے۔ اگر اس ترتیب میں فرق پڑ جائے تو بچی آنے لگتی ہے۔

سانس کی جھلی اگر ضرورت سے زیادہ سڑ جائے تو ہم زیادہ گہرا سانس لیتے ہیں۔ جھلی کے ایسے جھٹکے کے ساتھ ہمارا حلق بھی بند ہو کر اوپر کی طرف جھکا کھاتا ہے۔ ساتھ ”ہک“ جیسی آواز آتی ہے۔ زیادہ غذا کھانے یا مشروبات پینے، زیادہ سگریٹ نوشی، تھکن، زیادہ گرم یا زیادہ سرد، کوئی چیز تیزی سے حلق سے اتارنے یا ایسے ہی کسی دوسرے عمل سے ہچکیوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ انفلونزا، اینڈکس، سخت نزلہ زکام یا دماغی رسوئی بھی، ہچکیوں کا سبب بن سکتی ہے۔ جذباتی بیجان اور دباؤ بھی بچی پیدا کر سکتا ہے۔ سنا گیا ہے کہ ایک ہسپتال کے پورے سترہ مریض ایک ہی وقت میں ہچکیاں لینے لگے۔ معالجین نے سمجھا کہ وہ سب کسی دورے میں مبتلا ہو گئے ہیں، لیکن غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ان سب پر ایک ہی قسم کے جراثیم نے حملہ کیا تھا۔ جب ان جراثیم کا اثر جاتا رہا تو سب کے سب مریضوں کو ایک ساتھ بچی سے نجات مل گئی۔

بچی ایک بار شروع ہو جائے تو یہ بتانا مشکل ہوتا ہے کہ وہ کتنی دیر جاری رہے گی۔ عام طور پر پانچ سے دس منٹ بعد آپ کو اس سے نجات مل جاتی ہے اور اس کا کوئی خراب اثر بھی باقی نہیں رہتا، لیکن ایسی صورتیں بھی دیکھی گئی ہیں کہ ہفتوں اور مہینوں تک برابر ہچکیاں آتی ہیں۔ بعض اوقات ان کی رفتار تیز ہوتی ہے کہ مریض کے لئے کھانا پینا اور سونا ناممکن ہو جاتا ہے۔ بدترین صورت میں سانس کی آمد و شد بے ترتیب ہو جاتی ہے اور بے چارہ مریض جھٹکے کھا کھا کر مر جاتا ہے۔ نیویارک میں ایک شخص کی اینڈکس یا اندھی آنت پھٹ گئی اور اسے ایسی ہچکیاں شروع ہوئیں کہ آئندہ پورے دس برس تک متواتر آتی رہیں۔

مختلف علاج

ایسی بدترین صورتوں میں ایک ہی علاج باقی رہتا ہے اور وہ ہے سرجری۔ کسی وجہ سے ایک ریٹائرڈ مدرس کے پیٹ کا آپریشن کیا گیا۔ وہ شفایاب ہو رہا تھا کہ اسے ہچکیاں آتی شروع ہو گئیں۔ سرجیوں نے انہیں روکنے کے لئے ساری تدبیریں کر ڈالیں۔ مریض کو بائی کاربونیٹ، کلوئل، کینٹین، مارفین سب کچھ دیا۔ اس کے حلق میں دوائیں لگائیں، سینے پر پلاسٹر چڑھایا اور بہت سی معجزہ نما دوائیں انجکشن کے ذریعے

سے بھی اس کے جسم میں داخل کیں، لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی بالآخر مجبور ہو کر سرجری کی گئی اور اس کی ایک رگ کاٹ دی گئی جو جھلی کو کاسے سے ملاتی ہے۔ تب کہیں مریض کو ہچکیوں سے نجات ملی۔

اب ایسے ذرائع بھی نکل آئے ہیں کہ اس رگ کو کاٹ دینے کے بجائے اسے چند گھنٹوں کے لئے مفلون کر دیا جاتا ہے۔ اس دوران بچی کا اصل سبب جاتا رہتا ہے اور مریض کو جھٹکے نہیں کھانے پڑتے۔ بعض بیماریاں بھی ہچکیوں کا سبب بنتی ہیں اور وہ بعض اوقات متعدد شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ معمولی نزلہ زکام اور سادہ بخار تو چلا جاتا ہے، لیکن بعض صورتوں میں ہچکیاں پیچھے چھوڑ جاتا ہے جو تین ہفتوں تک جاری رہتی ہیں۔

ہچکیوں کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں۔ ننھے بچوں سے لے کر زیادہ عمر کے بڑے بوڑھوں تک، وہ ہر فرد کو ستاتی ہیں۔ حد یہ ہے کہ غیر پیدا شدہ بچے تک ماں کے پیٹ میں ہچکیاں لیتے ہیں، اگرچہ ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ چھوٹے بچوں کو ہچکیاں آئیں تو ان کی پشت پر آہستہ آہستہ ہاتھ ماریے ہچکیاں بند ہو جائیں گی۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ قدیم زمانے سے اب تک ہچکیوں کے تقریباً تین سو یا اس سے بھی زیادہ علاج دریافت کئے گئے ہیں جن میں سے بعض ٹوکوں سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے، لیکن وہ اکثر اوقات کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔ ان میں افلاطون کے تجویز کردہ اچانک کسے سے لے کر اٹنا لگانا تک شامل ہیں۔

ان تمام طریقوں کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے اور وہ یہ کہ جسم کو کسی صورت تحریک دی جائے تاکہ جھلی اور اس کی رگیں دوبارہ معمول پر آ جائیں اور ٹھیک کام کرنے لگیں۔ مثلاً اگر مریض زور سے ”بو“ کہے یا تھوڑا سا سر کرے پی لے۔ بعض اوقات پانی پینے سے ہی آرام آ جاتا ہے خواہ ٹھنڈا ہو یا گرم۔ دائیں کان کی لو کو اچانک ٹھنڈا کر دینے سے بھی سکون حاصل ہوتا ہے۔ زبان باہر کھینچنے، جلتی ہوئی موم بتی کے سامنے پورا منہ کھولنے یا انگوٹھے گھمانے پھرانے سے بھی ہچکیاں دور ہوتی دیکھی گئی ہیں۔

ہچکیاں آئیں تو جہاں تک ہو سکے، دیر تک اپنا سانس روکنے کی کوشش کیجئے یا کاغذ (پلاسٹک نہیں) کے ایک بڑے لفافے میں اپنا منہ بند کر لیجئے۔ ناک پر لفافہ چڑھانے اور سانس لیتے رہنے سے بھی آرام آ جاتا ہے۔

اکثر صورتوں میں یہ معمولی گھریلو نسخے کامیاب ثابت ہوتے ہیں، لیکن اگر ہچکیاں ایک گھنٹے تک نہ رکیں تو فوراً کسی معالج سے مشورہ کیجئے۔ اب ایسی دوائیں ایجاد ہو چکی ہیں جنہیں گردن کے ایک طرف سوئی کے ذریعے سے داخل کیا جاتا ہے تو متعلقہ رگ تھوڑی دیر کے لئے کام کرنا بند کر دیتی ہے اور ہچکیاں رک جاتی ہیں۔

حضرت مولوی سردار محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

یکے از 313

بیعت: 9 جنوری 1892ء

حضرت مولوی سردار محمد ولد مولوی غلام احمد صاحب لون میانی ضلع شاپور کے رہنے والے تھے۔ آپ حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاول کے برادرزادہ تھے۔

آپ نے 9 جولائی 1892ء میں بیعت کی، رجسٹر بیعت میں آپ کا نام 191 نمبر پر درج ہے۔ میاں سردار خان ولد مولوی غلام احمد صاحب برادرزادہ مولوی حکیم نور الدین ساکن لون میانی تحریر ہے۔

ایک دفعہ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں خط لکھا اور اظہارِ اخلاص میں لکھا کہ میں قادیان پر قربان جاؤں۔ حضرت اقدس اس پر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ”یہ اخلاص کی علامت ہے۔ جب انسان کسی کے ساتھ سچا اخلاص رکھتا ہے تو محبوب کے قرب و جوار بھی پیارے لگتے ہیں۔“

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے حضرت اقدس کے معاصر علماء میں آپ کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے حضرت اقدس کی بیعت کر لی۔ کتاب البریہ میں حضرت اقدس نے پُر امن جماعت میں آپ کا ذکر کیا ہے۔

حکیم محمد سعید صاحب نے لکھا ہے: ”مجھے ایک بار غالباً زیادہ کھانا کھا جانے کی وجہ سے بڑی تکلیف دہ ہچکیاں شروع ہو گئیں۔ یہ کھانا میں نے مشہور ہومیوپیتھ معالج ڈاکٹر کا پیٹر یا صاحب کے ساتھ کھایا تھا۔ اللہ بخشے کا پیٹر یا صاحب نہایت نفیس انسان تھے۔ بڑے شفیق اور بڑے پرہیزگار اور عابد و زاہد۔ اتوار کو ان کے مطب میں سینکڑوں مریض آتے اور یہ ان سے نہ فیس لیتے اور نہ دوا کی قیمت۔ مرتے دم تک وہ یہ خدمت کرتے رہے اور اللہ ان کے مریضوں کو شفا بھی دیتا۔ میں کا پیٹر یا صاحب کے ساتھ تروتوح کے لئے چلا، مگر مسجد تک جانا مشکل ہو گیا۔ ہچکیوں نے ناک میں دم کر دیا۔ کا پیٹر یا صاحب نے مجھے رکنے کے لئے کہا۔ خود میرے مقابل آ کر کھڑے ہو گئے اور ایک انگلی اور ایک انگوٹھے سے میری ناک کا بالائی حصہ زور سے دبا یا، ایک منٹ میں ہچکیاں بند ہو گئیں!“

ہچکی کا ایک دوائی علاج یہ ہے کہ روغن قرنفل (لوگ کاتیل) ایک قطرہ، دیسی کھانڈ میں ملا کر کھا لیں۔ اکثر اس سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

(ہمدرد صحت مارچ 2006ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

﴿مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب مربی ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔﴾

میرے چھوٹے بیٹے مکرم ملک صباح الظفر عمر صاحب مربی سلسلہ اور مکرم حبیب الشافی صاحبہ بنت مکرم افتخار احمد گوندل صاحب مربی سیرالیون کو اللہ تعالیٰ نے 7 نومبر 2008ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور اقدس نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام شرمین ظفر عطا فرمایا ہے بچی خدا کے فضل سے وقف نوکی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولودہ محترم مولانا ابوالعطاء جانندھری صاحب اور محترم مختار احمد گوندل صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور صالحہ بنائے اور صحت و سلامتی والی عمر عطا فرمائے۔ آمین

سندس باجوہ سرکار شپ

برائے میڈیکل سٹوڈنٹس

﴿اس سرکار شپ سے انٹرمیڈیٹ (پری میڈیکل) کے امتحان میں پانچویں اور چھٹی پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو مبلغ پچاس ہزار روپے کے دو انعام دیئے جاتے ہیں۔ ایسے طلباء و طالبات جنہوں نے ایم بی بی ایس میں داخلہ لیا ہو ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی درخواستیں بنام ناظر تعلیم، انٹرمیڈیٹ (پری میڈیکل) کی مارکس شیٹ ایم بی بی ایس میں داخلہ کا ثبوت مکرم امیر صاحب جماعت مکرم صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں۔ اس سرکار شپ میں Apply کرنے کیلئے ضروری ہے کہ درخواست دہندہ نے ایم بی بی ایس میں داخلہ لیا ہو۔ مزید تفصیلی معلومات نظارت تعلیم سے لی جاسکتی ہیں۔ فون نمبر: 047-6212473 (نظارت تعلیم)﴾

پتہ درکار ہے

﴿مکرم فیاض احمد ناصر صاحب ولد ناصر احمد صاحب وصیت نمبر 52336 نے مورخہ 14 فروری 2005ء کو 14/1 دارالصدر شاہی الف سے وصیت کی۔ مذکورہ بالا پتہ پر اب موسیٰ پذیر نہیں ہیں۔ اگر موسیٰ خود یا ان کا کوئی رشتہ دار عزیز یہ اعلان پڑھے تو فوری طور پر دفتر وصیت سے رابطہ کریں اور موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔﴾

(سیکرٹری مجلس کارپرداز روہ)

خلافت جوہلی تربیتی پروگرام

(مجلس اطفال الاحمدیہ طاہر بلاک روہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ طاہر بلاک روہ کو خلافت جوہلی تربیتی پروگرام مورخہ 18 تا 24 جولائی 2008ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام میں چھ علمی مقابلہ جات، چھ انفرادی ورزشی مقابلہ جات اور چھ اجتماعی ورزشی مقابلہ جات اور نامٹ کی صورت میں کروائے گئے۔ اس کے علاوہ صل علیٰ نماز تہجد، پنجوقتہ باجماعت نماز، خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ، اجلاس عام، رابطہ اطفال، بکلو اور تہجیر اور وقتا عمل جیسے تربیتی امور بھی شامل کئے گئے اور حلقہ جات کے مابین ایک مقابلہ کیمپنگ بھی کروایا گیا۔ مورخہ 18 جولائی کو نماز فجر کے بعد جلسہ گاہ جدید میں افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم عمر فاروق صاحب ناظم اطفال روہ نے نصح کے ساتھ تربیتی پروگرام کا افتتاح کیا۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات دو راونڈز میں کروائے گئے۔ اس پروگرام کی اختتامی تقریب 21 اگست کو بعد نماز عصر بیت الرحمن نصیر آباد رومن میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر بیت کو چھند یوں، روشنیوں اور حضرت مسیح موعود و خلفاء سلسلہ کی مختلف تحریرات پر مشتمل بینرز سے خوب سجایا گیا تھا۔ سنج کے بیک گراؤنڈ پر مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی کی خلافت جوہلی کے حوالے سے تیار کردہ خوبصورت فلیکس شیٹ آڈیز ان کی گئی تھی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم خواجہ سعادت احمد صاحب مہتمم مقامی تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم عبدالملک صاحب منتظم اعلیٰ خلافت جوہلی تربیتی پروگرام نے رپورٹ پیش کی۔ مہمان خصوصی نے اطفال کو وعدہ اطفال کی پاسداری اور اطفال الاحمدیہ کی ذمہ داریوں کے حوالے سے نصح کیں بعد ازاں مقابلہ جات میں پوزیشنز حاصل کرنے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ طاہر بلاک کے محلہ جات میں حلقہ نصیر آباد غالب نے پہلی پوزیشن حاصل کی اور مکرم کاشف درویش مندرانی صاحب بیوت الحمد کالونی نے بہترین منتظم اطفال کا انعام حاصل کیا۔ مکرم عمر فاروق صاحب ناظم اطفال روہ نے معزز مہمانان اور اطفال کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اور خلافت جوہلی تربیتی پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد مہمانان اور بلاک کے جملہ اطفال کی خدمت میں عشاء پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں 326 اطفال اور 85 مہمانان نے شرکت کی۔

نماز جنازہ

﴿مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد روہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں منظور احمد غالب صاحب سابق سیکرٹری مال ضلع سرگودھا حال دارالفتوح جنوبی روہ مورخہ 18 نومبر 2008ء کو بقضائے الہی وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 20 نومبر کو بعد نماز ظہر بیت المبارک روہ میں ادا کی جائے گی۔ بیت مبارک میں نماز ظہر 2 بجے ادا کی جاتی ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ آمین

☆☆☆

درخواست دعا

﴿عزیز شاہ زیب احمد عمر 6 سال ابن مکرم ملک ندیم احمد صاحب علامہ ﴿مکرم فرحان احمد صاحب دارالفضل شرقی روہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿محترم گلشن نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا نسیم احمد برلاس صاحب سیکرٹری امانت تربیت حلقہ علامہ قبل ٹاؤن لاہور شوگر و بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔﴾

﴿مکرم فرحان احمد صاحب دارالفضل شرقی روہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿خاکسار کے ماموں مکرم اخلاق احمد صاحب ولد مکرم بشیر احمد صاحب ساکن میانہ پنڈ نارووال کی شادی کو تقریباً 12 سال ہو گئے ہیں اور ابھی تک اولاد سے محروم ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں نیک اولاد عطا فرمائے۔﴾

﴿مکرم محمد قاسم جبکہ صاحب دارالعلوم غربی روہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

﴿خاکسار کی اہلیہ محترمہ عصمت جبکہ صاحبہ کابانی پاس آپریشن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ روہ میں متوقع ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے آپریشن کو کامیاب کرے۔ نیز بعد کی پیچیدگیوں سے بھی محفوظ رکھے۔ آمین

☆☆☆

بقیہ صفحہ 2

2-00 pm دورہ حضور انور

2-30 pm ایم۔ ٹی۔ اے۔ ورائٹی

3-10 pm انڈوشین سروس

4-00 pm المائدہ

4-35 pm ایم۔ ٹی۔ اے۔ ورائٹی

5-00 pm تلاوت، درس ملفوظات، خبریں

6-00 pm بنگلہ سروس

7-00 pm ترقیہ القرآن

8-15 pm دورہ حضور انور

روسی ناول نگار۔ لیونٹالسٹائی

20 نومبر 1910ء روس کے عظیم ناول نگار لیونٹالسٹائی کی تاریخ وفات ہے۔ مردوں اور عورتوں کے درمیان نفسیاتی جنگ کی وجہ سے جو اذیت ناک کشمکش پیدا ہوتی ہے اس کو دنیا کے کسی مصنف نے نالسٹائی سے زیادہ حسن و خوبی کے ساتھ نہیں لکھا۔

نالسٹائی 28 اگست 1828ء کو پیدا ہوا اس کا خاندان معزز اور دولت مند تھا۔ نالسٹائی کی جوانی بہت آرام سے گزری۔ 1844ء سے 1847ء تک کازان یونیورسٹی میں تعلیم پائی۔ اس کے بعد جنگ کریمین میں فوجی خدمات بھی انجام دیں۔ جنگ کے بعد فوج سے استعفیٰ دے دیا اور کچھ مدت کے لئے سینٹ پیٹرز برگ کی خوش باش ادبی اور مجلسی زندگی کا لطف اٹھایا۔ پھر اٹلی اور جرمنی کا سفر کیا جس کے دوران اسے معاشرتی عدم مساوات کا نہایت گہرا احساس ہوا۔ اسی دوران اس نے ایک احتجاجی ناول ”دشمنزادہ“ منظر و اف کی سرگزشت“ لکھا۔

1962ء میں اس نے اٹھارہ برس کی ایک لڑکی سے شادی کی اور اسی سے نالسٹائی کو اپنے ایک بڑے ناول ”اینا کی کہ کہ ”نینا“ کا مواد حاصل ہوا جس میں اس نے ایک ناخوشگوار شادی کی المیہ کہانی رقم کی۔ ”وار اینڈ پیس“ اس کا ایک اور مشہور ترین ناول ہے جو اس نے 1865ء اور 1868ء کے دوران تحریر کیا۔ اس ناول میں اس نے نیپولین کی روسی مہم جو 1812ء میں بھیجی گئی تھی کا احوال رقم کیا ہے۔ یہ مہم ماسکو کے چھ ہفتے کے محاصرے کے بعد ناکامی سے دوچار ہوئی تھی۔ اس ناول نے نالسٹائی کو دنیا کے ایک بڑے ناول نگار کی حیثیت سے مشہور کر دیا۔

نالسٹائی روس کے مظلوم کسانوں کا بڑا حامی تھا۔ اس نے کسانوں کی سبب سے زندگی اختیار کر لی۔ وہ امن اور عدم تشدد کے فلسفے کا بڑا حامی تھا۔

20 نومبر 1910ء کو ایک ریلوے سٹیشن پر وہ نمونہ کا شکار ہوا اور اسی سے اس کا انتقال ہو گیا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے دعوت الی اللہ پر مشتمل خطوط 1903ء میں نالسٹائی کو لکھے جن کے اس نے نہایت عمدہ الفاظ میں جواب دیئے۔ ریویو آف ریلیجنز کا ذکر کرتے ہوئے لکھا دو مضمون مجھے بہت ہی پسند آئے۔ یعنی گناہ سے کس طرح آزادی ہو سکتی ہے اور آئندہ زندگی کے مضامین خصوصاً دوسرا مضمون مجھے بہت پسند آیا۔ نہایت ہی شاندار اور صداقت سے بھرے ہوئے خیالات ان مضامین میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ (بحوالہ ذکر حبیب ص 399، 400)

8-45 pm ایم۔ ٹی۔ اے۔ ورائٹی

9-15 pm انگریزی ملاقات پروگرام

10-15 pm المائدہ

10-35 pm مشاعرہ

1-30 pm عربی سروس

☆☆☆

خبریں

ڈینگی وائرس کے مریضوں میں اضافہ
ڈینگی وائرس کی وبا لاہور سے نکل کر پورے پنجاب میں پھیلتی جا رہی ہے۔ مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ڈینگی وائرس سے موت کا شکار ہونے والے افراد کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ لاہور کے مختلف ہسپتالوں میں 38 نئے مریض داخل ہوئے جبکہ سرگودھا میں مریضوں کی تعداد 60 سے تجاوز کر گئی ہے۔

سردی کی آمد سے قبل ہی گیس کا بحران
بھر پور سردی کی آمد سے قبل ملک میں گیس کی فراہمی کا بحران پیدا ہو گیا ہے۔ ملک کے شمالی علاقوں میں سردی بڑھنے اور گیس بیڑ، گیزر چلنے سے سوئی ناردرن گیس کے سٹم میں 150 ملین کیوبک فٹ گیس کی قلت ہو گئی ہے۔ جسے پورا کرنے کیلئے کمپنی نے گزشتہ روز سینٹ فیکٹریوں اور پاور سٹیشنوں کی فراہمی بند کر دی۔

75 ارب کے نئے ٹیکس اقتصادی ماہرین
کے خصوصی پینل نے معاشی استحکام کیلئے قلیل مدتی بیج و زیر اعظم یوسف رضا گیلانی کو پیش کر دیا۔ جس میں تجویز دی گئی ہے کہ حکومت دفاعی اور سرکاری اخراجات میں کم از کم 115 ارب روپے کی کمی کرے، 75 ارب روپے کی اضافی محصولات حاصل کرنے کیلئے زراعت پر انکم ٹیکس، خوراک، ادویات، کھاد اور پٹرولیم مصنوعات کے علاوہ تمام غیر ضروری اشیاء کی درآمد پر ریگولیٹری اور ایکسائز ڈیوٹی، بھارت کی طرز پر 12 خداتی شعبوں پر سروسز ٹیکس اور جائیداد پر کمپیل گینز ٹیکس نافذ کیا جائے۔

وائرس کے ذریعے 5 لاکھ بیٹکوں کا ڈیٹا

چوری تقریباً 5 لاکھ آن لائن بینک اکاؤنٹ،
کریڈٹ کارڈ اور ڈیٹا کی تفصیلات ایک وائرس کے ذریعے چوری کر لی گئی ہیں۔ اس وائرس کو سائبر کرائم میں اب تک کا سب سے خطرناک وائرس کہا جا رہا ہے۔ سائووال ٹروجن نامی وائرس کو آرائس اے کی جانب سے پکڑا گیا ہے۔ آرائس اے فار چیون 500 کمپنیوں کے نیٹ ورک کے تحفظ میں مدد فراہم کرتی ہے۔ آرائس اے کا کہنا ہے کہ ٹروجن وائرس نے پوری دنیا میں کمپیوٹروں کو متاثر کیا ہے یہ وائرس انٹرنیٹ کنکشن کے لئے سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ چین کے ساتھ مل کر متعدد ترقیاتی

منصوبے شروع کئے جائیں گے
وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ چینی حکام کے ساتھ بات چیت بہت مفید ثابت ہوگی۔ چین کے ساتھ مل کر بہت سے ترقیاتی منصوبے شروع کریں گے اور شیخوپورہ میں صنعتی زون قائم کیا جائے گا پاکستان اور چین کے مابین زرعی شعبہ میں تعاون سے مشرق وسطیٰ کی وسیع منڈی سے مستفید ہونے میں مدد مل سکتی ہے۔

کائنات کی تخلیق کا راز جاننے کیلئے
طاقتور اور مہنگا ترین تجربہ شروع بگ بینگ تھیوری کے حوالے سے کائنات کی تخلیق کے راز کو جاننے کیلئے سائنسدانوں نے دنیا کا طبعیات کی تاریخ کے سب سے طاقتور اور مہنگے تجربے کا پہلا مرحلہ کامیابی سے مکمل کر لیا جس سے کائنات کے وجود میں آنے سے متعلق اہم معلومات اور اس حوالے سے بگ بینگ نظریہ کے بارے میں ٹھوس ثبوت حاصل ہونے کا

امکان پیدا ہو گیا ہے۔ فرانس اور سویٹزر لینڈ کی سرحد پر زیر زمین 27 کلومیٹر طویل سرنگ میں ایٹم کے مثبت چارج والے ذرات پر ڈٹون کی روشنی کی رفتار سے آپس میں ٹکرانے کے تجربے کے پہلے مرحلے میں کامیابی کے بعد سائنسدانوں نے تالیاں بجا کر خوشی کا اظہار کیا۔

اگسٹ اور اولاد فریڈم
کامل کورس
1200/- روپے
Ph: 047-6212434

ضرورت برائے سیکوریٹی رجنرل ڈیوٹی سپروائزر

ریٹائرڈ ایئر فورس ٹیکنیشن، صحت مند عمر زیادہ سے زیادہ 50 سال، کمپیوٹر چلانا اچھی طرح جانتے ہوں۔ ڈیوٹی لاہور میں ہوگی۔ صدر حلقہ سے تصدیق شدہ درخواست زیادہ سے زیادہ 25 نومبر 2008ء بموعہ کاپی شناختی کارڈ کاغذات ریٹائرمنٹ وغیرہ۔

universalapplines@yahoo.com
P.O. Box 1400 Lahore.

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
you are always Welcome to
State Bank Licence No. 11

PREMIER EXCHANGE CO. B. PVT LTD
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II, Lahore. Tel#: 5757230, 5713728, 5752796, 5713421, 5750480
Fax#: 5760222 E-mail: amcgul@yahoo.com

We are One of the leading in Pakistan mainly Deal in sale of New Vehicles, Spare Parts & after sale Services through the Branches mentioned below to say

To all our Concerns, Clients & Vendors/ Suppliers

Toyota Faisalabad Motors,

An Authorized 3S Automobile Dealership, which is also and "The Best of the Best Dealership" in consecutive 33 years by Indus Motor Company Ltd. Deals in Sale of all New Brands of Toyota & Daihatsu (041-8722002, 8722903) Sale of Spare Parts (041-8722002) & Services (041-8722005, 8732040) Jobbing, Express Maintenance Services. For Appointment Please contact (041-8722005)
Address: West Canal Road, Mansoor Abad, Faisalabad. Ph: 341-8719962, 8712002, 8712004, 111-000-052 (Fax: 041-8712003)

Toyota Sargodha Motors, Sargodha
An Authorized 3S Automobile Dealership of Indus
Address: Lahore Road Sargodha (Ph: 046-222-801-032-221-803)

Lahore central Motors, (Pvt) Ltd

HINDO
An Authorized Automobile of Hino Pak Ltd.
Address: Multan Road Lahore.
Ph: 042-7312007, Fax: 042-7512008

NASIR TRADERS, FAISALABAD.
One Of The Largest Importers & Exporters Of
Al-Nasir Motors, Karachi
One Of The Largest Importers & Exporters Of

MRK CAR CARRIERS
A freight forwarding Co heaving a fleet of trailers

رہوہ میں طلوع و غروب	
طلوع فجر	5:14
طلوع آفتاب	6:39
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:09

طاہر ہومیو پیتھک کونسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر طاہر علی احمد ریسرچ ڈیپارٹمنٹ K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ کرائٹک اور لاعلاج امراض کا تامل بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ٹیکس یا سٹینٹ منسل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیکل طلب کر سکتے ہیں
D-424 فیصل ٹاؤن لاہور ڈاکٹر طاہر ہومیو پیتھک کلینک
0322-4223537 042-5221477

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورس
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے پی کار، پرامتر سوئنگر اور گز و فیئر دستیاب ہیں۔
پروڈر انکوز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد ظہیر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ تیلہ گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

احمدی احباب کیلئے خوشخبری
Hoovers World Wide Express
(Courier Services)
یو کے، جرمنی، آسٹریا، آسٹریلیا، امریکہ سمیت دنیا کے کسی بھی ملک میں اپنے پیاروں کو جتنا چاہیں سالانہ گھاس اور ہوت ہی مریض پر میوا اور حصے کے ٹون میں خاص رعایت کیجئے ہوئے۔ کپ کرنے کی سہولت ہے۔ آپ کی ایک سال پر ہزاروں گھاس آج کے دور سے موجود ہوگا۔
ہمسٹ آفس نمبر 25 بلوار ملتان روڈ چوہدری لاہور
042-5054243
Call: 0333-6708024, 0345-4866677
hooversworldwide@hotmail.com

WEDDING PARTY EVERYDAY

SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road Railway Road
6212515 | 6214750
6215455 | 6214760
www.sharifjewellers.com

FD-10